

اصلاح اغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کو اصلاح

سلسلہ نمبر 158:

(تصحیح و نظر ثانی شدہ)

وضو میں مسواک کرنے سے متعلق بنیادی احکام

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

وضو میں مسواک کرنے سے متعلق بنیادی احکام

مسواک کی فضیلت:

1- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”مسواک کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز کا اجر بغیر مسواک کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز سے 70 گنا زیادہ ہے۔“

• مسند احمد:

۲۶۳۴۰- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «فَضْلُ الصَّلَاةِ بِالسَّوَاكِ عَلَى الصَّلَاةِ بِغَيْرِ سَوَاكِ سَبْعِينَ ضِعْفًا».

زیر نظر تحریر میں مسواک کے فضائل بیان کرنا مقصود نہیں، بلکہ چند بنیادی احکام ذکر کرنا مقصود ہے۔

وضو میں مسواک کی شرعی حیثیت:

وضو میں مسواک کرنا محبوب ترین سنت ہے، جس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ واضح رہے کہ یہ مرد اور عورت دونوں کے لیے سنت ہے۔ (امداد الفتاویٰ)

وضو میں مسواک کب کرنی چاہیے؟

وضو میں کلی کرتے وقت مسواک کرنی چاہیے۔ (ردالمحتار)

وضو میں مسواک کتنی بار کرنی چاہیے؟

وضو میں تین بار مسواک کرنا مستحب ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر بار نیا پانی لے کر تین بار مسواک کیا جائے۔ (ردالمحتار)

مسواک کرنے کا طریقہ:

- 1- مسواک دانتوں کے ظاہر و باطن، اندر و باہر، ہر جانب کرنی چاہیے تاکہ خوب صفائی حاصل ہو۔
- 2- افضل یہ ہے کہ مسواک دائیں جانب کے اوپر کے دانتوں سے شروع کی جائے، پھر بائیں جانب مسواک کی

جائے، پھر دائیں جانب نیچے کے دانتوں سے شروع کر کے بائیں جانب میں مسواک کی جائے۔ (ردالمحتار)

3۔ مسواک دائیں ہاتھ سے کرنی چاہیے۔ (ردالمحتار)

4۔ افضل یہ ہے کہ مسواک عرضاً یعنی چوڑائی میں کی جائے تاکہ مسوڑھے زخمی نہ ہوں، البتہ زبان پر طولاً یعنی لمبائی میں کرنا افضل ہے۔ (درس ترمذی)

مسواک پکڑنے کا سنت طریقہ:

مسواک پکڑنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھے کو مسواک کے نیچے سرے کے برابر میں رکھے، اور درمیان کی تین انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔ (ردالمحتار)

مسواک کیسی ہونی چاہیے؟

1۔ یوں تو مسواک کی سنت ہر تلخ درخت کی شاخ یا جڑ استعمال کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے، البتہ افضل یہ ہے کہ مسواک پیلو کی ہو، پھر بعض حضرات نے زیتون کی مسواک افضل قرار دی ہے۔ (درس ترمذی، عمدۃ الفقہ)

2۔ بہتر یہ ہے کہ مسواک اس قدر نرم ہو کہ اس سے صفائی ہو سکے۔ اسی طرح ترک کر کے مسواک کرے تاکہ صفائی بھی ہو اور مسوڑھے بھی زخمی نہ ہوں۔ (ردالمحتار)

3۔ مسواک کے لیے لمبائی میں کوئی پیمائش خاص نہیں کہ جس کی پاسداری شرعی اعتبار سے سنت یا مستحب ہو، البتہ متعدد حضرات اہل علم نے مسواک کا ایک بالشت کے برابر ہونا چھ اقرار دیا ہے کہ یہ ایک مناسب لمبائی ہے، لیکن اگر اس سے کم و بیش ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

4۔ اسی طرح مسواک کے لیے موٹائی میں بھی کوئی مخصوص پیمائش مقرر نہیں کہ جس کی پاسداری شرعی اعتبار سے سنت یا مستحب ہو، بلکہ کوئی بھی مناسب مسواک استعمال کی جاسکتی ہے، البتہ متعدد حضرات اہل علم فرماتے ہیں کہ مسواک کا انگلی کے برابر موٹا ہونا چھاہے کیوں کہ یہ ایک مناسب مقدار ہے، لیکن اگر کوئی شخص اپنے اعتبار سے اس سے کم و بیش اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں۔

اگر مسواک میسر نہ ہو:

سنت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ مسواک ہونی چاہیے، اس سے منہ کی صفائی کی سنت کے ساتھ ساتھ مسواک یعنی مخصوص لکڑی کی سنت بھی ادا ہو جاتی ہے، لیکن اگر کسی کو وضو کرتے وقت مسواک میسر نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کسی کپڑے یا ٹوتھ پیسٹ وغیرہ سے منہ کی صفائی کر لے تاکہ کم از کم منہ کی صفائی کی سنت تو ادا ہو جائے۔

احادیث مبارکہ اور فقہی عبارات

• سنن ابی داؤد:

۴۹- عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مُسَدَّدٌ قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْنَاهُ يَسْتَاكُ عَلَى لِسَانِهِ - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السَّوَاكَ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ - وَهُوَ يَقُولُ: «إِهْ إِهْ». يَعْنِي يَتَهَوَّعُ.

• فتاویٰ ہندیہ:

وَمِنْهَا: السَّوَاكُ، وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ السَّوَاكُ مِنْ أَشْجَارٍ مُرَّةٍ؛ لِأَنَّهُ يُطَيِّبُ نَكْهَةَ الْفَمِ، وَيَشُدُّ الْأَسْنَانَ، وَيَقْوِي الْمَعْدَةَ، وَلْيَكُنْ رَطْبًا فِي غِلْظِ الْخِنْصَرِ وَطُولِ الشَّيْرِ، وَلَا يَقُومُ الإِصْبَعُ مَقَامَ الْخَشْبَةِ، فَإِنْ لَمْ تَوْجَدْ الْخَشْبَةَ فَحِينَئِذٍ يَقُومُ الإِصْبَعُ مِنْ يَمِينِهِ مَقَامَ الْخَشْبَةِ، كَذَا فِي «الْمُحِيطِ» وَ«الظَّهِيرِيَّةِ». وَالْعِلْكُ يَقُومُ مَقَامَهُ لِلْمَرْأَةِ، كَذَا فِي «الْبَحْرِ الرَّائِقِ»، وَيُنْدَبُ أَمْسَاكُهُ بِيَمِينِهِ بِأَنْ يَجْعَلَ الْخِنْصَرَ أَسْفَلَهُ وَالْإِبْهَامَ أَسْفَلَ رَأْسِهِ وَبَاقِيَ الْأَصَابِعِ فَوْقَهُ، كَذَا فِي «التَّهَرُّ الْفَائِقِ». ثُمَّ وَقْتُ الْإِسْتِيَاكِ هُوَ وَقْتُ الْمَضْمَضَةِ، كَذَا فِي «الْتَّهْيَاةِ». وَيَسْتَاكُ أَعَالِي الْأَسْنَانِ وَأَسَافِلَهَا، وَيَسْتَاكُ عَرَضَ أَسْنَانِهِ، وَيَبْتَدِئُ مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ، كَذَا فِي «الْجَوْهَرَةِ التَّيَّرَةِ». (سنن الوضوء)

• رد المحتار:

(قَوْلُهُ: وَالسَّوَاكُ) بِالْكَسْرِ: بِمَعْنَى الْعُودِ الَّذِي يُسْتَاكُ بِهِ وَبِمَعْنَى الْمَصْدَرِ. قَالَ فِي «الدَّرِّ»: وَهُوَ الْمُرَادُ هَهُنَا فَلَا حَاجَةَ إِلَى تَقْدِيرِ اسْتِعْمَالِ السَّوَاكِ. اهـ. فَالْمُرَادُ الْإِسْتِيَاكُ. قَالَ الشَّيْخُ إِسْمَاعِيلُ: وَبِهِ عَبَّرَ

فی «الْفَتْحِ»، وَصَرَّحَ بِهِ فِي «الْعَايَةِ» وَغَيْرِهَا، وَنَقَلَهُ ابْنُ فَارِسٍ فِي «مِقْيَاسِ اللُّغَةِ» وَهُوَ فِي «الْمُصْبَاحِ الْمُنِيرِ» أَيْضًا، فَلَا يَرِدُ مَا قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يُوْجَدْ فِي الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ اهـ وَنَقَلَهُ نُوحُ أَفْنَدِي أَيْضًا عَنْ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ وَالْعِرَاقِيِّ وَالْكَرْمَانِيِّ، قَالَ: وَكَفَى بِهِمْ حُجَّةٌ. (قَوْلُهُ: سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ) اسْتَظْهَرَ فِي «الْبَحْرِ» تَبَعًا لِلزَّيْلَعِيِّ الثَّانِي لِیَفِيدَ أَنَّ الْإِبْتِدَاءَ بِهِ سُنَّةٌ أَيْضًا. وَاسْتَظْهَرَ فِي «النَّهْرِ» الْأَوَّلَ لِتَرْجِيحِ كَوْنِهِ عِنْدَ الْمَضْمَضَةِ. ثُمَّ قِيلَ: إِنَّهُ مُسْتَحَبٌّ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ خَصَائِصِ الْوُضُوءِ، وَصَحَّحَهُ الزَّيْلَعِيُّ وَغَيْرُهُ. وَقَالَ فِي «الْفَتْحِ»: إِنَّهُ الْحَقُّ، لَكِنْ فِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ الصَّغِيرِ»: وَقَدْ عَدَّهُ الْقُدُورِيُّ وَالْأَكْثَرُونَ مِنَ السَّنَنِ، وَهُوَ الْأَصَحُّ اهـ قُلْتُ: وَعَلَيْهِ الْمُتَوَنُّ. (قَوْلُهُ: عِنْدَ الْمَضْمَضَةِ) قَالَ فِي «الْبَحْرِ»: وَعَلَيْهِ الْأَكْثَرُ، وَهُوَ الْأَوَّلُ؛ لِأَنَّهُ أَكْمَلُ فِي الْإِنْقَاءِ. (قَوْلُهُ: وَهُوَ لِلْوُضُوءِ عِنْدَنَا) أَيْ سُنَّةٌ لِلْوُضُوءِ. وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ: لِلصَّلَاةِ. قَالَ فِي «الْبَحْرِ»: وَقَالُوا: فَإِنَّهُ الْخِلَافُ تَظْهَرُ فِيمَنْ صَلَّى بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ صَلَوَاتٍ يَكْفِيهِ عِنْدَنَا لَا عِنْدَهُ. وَعَلَّلَهُ السَّرَاجُ الْهِنْدِيُّ فِي «شَرْحِ الْهَدَايَةِ» بِأَنَّهُ إِذَا اسْتَاكَ لِلصَّلَاةِ رَبَّمَا يَخْرُجُ دَمٌ، وَهُوَ نَجَسٌ بِالْإِجْمَاعِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَاقِضًا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ (قَوْلُهُ: وَأَقْلَهُ الْخُ) أَقُولُ: قَالَ فِي «الْمُعْرَاجِ»: وَلَا تَقْدِيرَ فِيهِ، بَلْ يَسْتَاكَ إِلَى أَنْ يَطْمَئِنَّ قَلْبُهُ بِزَوَالِ النَّكْهَةِ وَاصْفِرَارِ السِّنِّ، وَالْمُسْتَحَبُّ فِيهِ ثَلَاثٌ بِثَلَاثِ مِيَاهٍ. اهـ. وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ لَا تَقْدِيرَ فِيهِ مِنْ حَيْثُ تَحْصِيلُ السُّنَّةِ، وَإِنَّمَا تَحْصُلُ بِاطْمِئْنَانِ الْقَلْبِ، فَلَوْ حَصَلَ بِأَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ فَالْمُسْتَحَبُّ إِكْمَالُهَا كَمَا قَالُوا فِي الْإِسْتِنْبَاجِ بِالْحَجَرِ. (قَوْلُهُ: فِي الْأَعَالِي) وَيَبْدَأُ مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ، وَفِي الْأَسَافِلِ كَذَلِكَ، «بَحْرٌ». (قَوْلُهُ: بِمِيَاهِ ثَلَاثَةٍ) بِأَنْ يَبْلَهُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ. (قَوْلُهُ: وَنُدِبَ إِمْسَاكُهُ بِيَمِينَهُ) كَذَا فِي «الْبَحْرِ» وَ«النَّهْرِ»، قَالَ فِي «الدَّرَرِ»: لِأَنَّهُ الْمَنْقُولُ الْمُتَوَارِثُ اهـ وَظَاهِرُهُ أَنَّهُ مَنْقُولٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَكِنْ قَالَ مُحَشِّهِ الْعَلَامَةُ نُوحُ أَفْنَدِي: أَقُولُ: دَعَوَى الثَّقَلِ تَحْتَاجُ إِلَى نَقْلِ، وَلَمْ يُوْجَدْ. غَايَةُ مَا يُقَالُ أَنَّ السَّوَاكَ إِنْ كَانَ مِنْ بَابِ التَّطْهِيرِ اسْتَحَبَّ بِالْيَمِينِ كَالْمَضْمَضَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ بَابِ إِزَالَةِ الْأَذَى فَبِالْأَيْسَرِ، وَالظَّاهِرُ الثَّانِي كَمَا رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ. وَاسْتَدِلَّ لِلأَوَّلِ بِمَا وَرَدَ فِي بَعْضِ طُرُقِ حَدِيثِ عَائِشَةَ: أَنَّهُ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَامُنُ فِي تَرْجُلِهِ وَتَنْعُلِهِ وَطُحُورِهِ وَسَوَاكِهِ. وَرَدَّ بِأَنَّ الْمُرَادَ الْبُدْءَ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنَ الْقَمِّ اهـ مُلَخَّصًا. وَفِي «الْبَحْرِ» وَ«النَّهْرِ»: وَالسُّنَّةُ فِي كَيْفِيَّةِ أَخْذِهِ أَنْ يَجْعَلَ الْخِنْصَرَ أَسْفَلَهُ وَالْإِبْهَامَ أَسْفَلَ رَأْسِهِ وَبَاقِيَ الْأَصَابِعَ فَوْقَهُ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ. (قَوْلُهُ: وَكَوْنُهُ لَيْنًا)

كَذَا فِي «الْفَتْحِ». وَفِي «السَّرَاجِ»: يُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُونَ السَّوَاكُ لَا رَطْبًا يَلْتَوِي؛ لِأَنَّهُ لَا يُزِيلُ الْقَلَحَ وَهُوَ وَسَخُ الْأَسْنَانِ، وَلَا يَابِسًا يَجْرَحُ اللَّثَّةَ وَهِيَ مَنبْتُ الْأَسْنَانِ. اهـ. فَالْمُرَادُ أَنَّ رَأْسَهُ الَّذِي هُوَ مُحَلُّ اسْتِعْمَالِهِ يَكُونُ لَيِّنًا: أَيْ لَا فِي غَايَةِ الْخُشُونَةِ وَلَا غَايَةِ التُّعُومَةِ، تَأَمَّلْ. (قَوْلُهُ: بِلَا عَقْدٍ) فِي «شَرْحِ دُرَرِ الْبَحَارِ»: قَلِيلُ الْعَقْدِ. (قَوْلُهُ: فِي غِلْظِ الْخِنْصَرِ) كَذَا فِي «الْمِعْرَاجِ»، وَفِي «الْفَتْحِ»: الْأُصْبُعُ. (قَوْلُهُ: وَطُولِ شِبْرِ الظَّاهِرِ أَنَّهُ فِي ابْتِدَاءِ اسْتِعْمَالِهِ، فَلَا يَضُرُّ نَقْصُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْقَطْعِ مِنْهُ لِتَسْوِيَّتِهِ، تَأَمَّلْ، وَهَلِ الْمُرَادُ شِبْرُ الْمُسْتَعْمِلِ أَوِ الْمُعْتَادِ؟ الظَّاهِرُ الثَّانِي؛ لِأَنَّهُ مُحْمَلُ الْإِطْلَاقِ غَالِبًا. (قَوْلُهُ: وَيَسْتَاكُ عَرَضًا لَا طُولًا) أَيْ لِأَنَّهُ يَجْرَحُ لَحْمَ الْأَسْنَانِ. وَقَالَ الْعَزَنَوِيُّ: طُولًا وَعَرَضًا. وَالْأَكْثَرُ عَلَى الْأَوَّلِ «بَجَرٍّ»، لَكِنْ وَفَّقَ فِي «الْحَلَبَةِ» بِأَنَّهُ يَسْتَاكُ عَرَضًا فِي الْأَسْنَانِ وَطُولًا فِي اللِّسَانِ جَمْعًا بَيْنَ الْأَحَادِيثِ. ثُمَّ نُقِلَ عَنِ «الْعَزَنَوِيِّ» أَنَّهُ يَسْتَاكُ بِالْمُدَارَةِ خَارِجَ الْأَسْنَانِ وَدَاخِلَهَا أَغْلَاهَا وَأَسْفَلَهَا وَرُءُوسِ الْأَضْرَاسِ وَبَيْنَ كُلِّ سِنَيْنِ. (قَوْلُهُ: وَلَا يَقْبِضُهُ) أَيْ بِيَدِهِ عَلَى خِلَافِ الْهَيْئَةِ الْمَسْنُونَةِ (قَوْلُهُ: وَيُكْرَهُ بِمُؤَذِّ) قَالَ فِي «الْحَلَبَةِ»: وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ كَرَاهَتُهُ بِقُضْبَانِ الرُّمَانِ وَالرَّيْحَانِ. اهـ. وَفِي «شَرْحِ الْهَدَايَةِ» لِلْعَيْنِيِّ: رَوَى الْحَارِثُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ ضَمِيرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّوَاكِ بَعْدَ الرَّيْحَانِ، وَقَالَ: إِنَّهُ يُحَرِّكُ عِرْقَ الْجَذَامِ». وَفِي «النَّهْرِ»: وَيَسْتَاكُ بِكُلِّ عُوْدٍ إِلَّا الرُّمَانَ وَالْقَصَبَ. وَأَفْضَلُهُ الْأَرَاكُ ثُمَّ الزَّيْتُونُ. رَوَى الطَّبْرَانِيُّ: «نِعَمَ السَّوَاكُ الزَّيْتُونُ مِنْ شَجَرَةِ مُبَارَكَةٍ، وَهُوَ سِوَاكِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي». (سنن الوضوء)

مبین الرحمن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

26 جمادی الثانیہ 1441ھ / 21 فروری 2020

03362579499